علاوہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ !" (الاعراف : ۳۱)

کہ "ہر مسجد میں (جاتے وقت یا نماز پڑھتے وقت) زینت کر لیا کرو !"

سر پر کچھ لے کر حاضر ہونا عموماً مؤدبانہ بات تصور کی جاتی ہے اور یہ پورا لباس بھی ہے اس لیے اگر کوئی چاہے تو اس کے عموم سے سر ڈھانکنا بھی اخذ کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم !

۳۔ جمعہ سے قبل چار رکعتیں : پہلے تو یہ بات مختلف فیہ ہے کہ جمعہ سے قبل "معروف سنتیں" ہیں بھی یا یہ کہ صرف نوافل ہیں، جتنی کوئی چاہے پڑھ لے ؟

"كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَيُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ !" (درایۃ)

جہاں تک حدیثِ مرفوع کی بات ہے، اس کا کوئی صحیح ثبوت نہیں ہے۔ حنفی عالمِ دین نے ابنِ ماجہ کی جس روایت کا ذکر کیا ہے، وہ بالکل ہی بیکار ہے۔ امام ابنِ حجر عسقلانی رح کا ارشاد ہے :

"اِسْنَادُهٗ وَاهٍ ۔" (الدرایۃ)

اس کی سند میں تین راوی خاص طور پر قابلِ مطالعہ ہیں :

ا۔ بقیہ : کثرت سے تدلیس کرتا ہے اور وہ بھی ضعیف راویوں سے :

"كَثِيْرُ التَّدْلِيْسِ عَنِ الضُّعَفَاءِ ۔" (تقریب)

ب۔ مبشر بن عبید : یہ راوی متروک ہے، حضرت امام احمدؒ نے اس پر حدیثیں گھڑنے کا الزام لگایا ہے :

"مَتْرُوْكٌ وَرَمَاهُ اَحْمَدُ بِالْوَضْعِ ۔" (تقریب)

ج۔ عطیہ عوفی : یہ صاحب شیعہ بھی تھے اور مدلّس بھی :

"كَانَ شِيْعِيًّا مُدَلِّسًا ۔" (تقریب التہذیب، ابنِ حجر عسقلانی رح)

صریح بدعت کہنا زیادتی ہے : جناب حاجی خان بہادر صاحب کا یہ ارشاد کہ نمازِ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں (سنّت کرکے) پڑھنا بدعت ہے، یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ بعض صحابہؓ سے یہ ثابت بھی ہے۔ چنانچہ درایہ میں حافظ